بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

اور یہ ہمارے..........نصابہائے تعلیم وتربیت

وطن عزیز میں مختلف نصابہائے تعلیم رائج ہیں۔ان نصابہائے تعلیم کے مطالعہ سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے ملک میں تعلیم اطفال کے حوالہ سے کوئی یکساں پالیسی اور مقصدیت نہیں ہے۔حکومتیں قوموں کی تعمیر وترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اسی تعمیر وترقی کے خدوخال وضع کرنے کے لئے ہر ملک میں ایک پلاننگ ڈویژن یا وزارت منصوبہ سازی ہوا کرتی ہے' جس کا کام آئندہ ملکی ضروریات کے پیش نظر قبل از وقت منصوبہ سازی کرنا ہوتا ہے۔اس ڈویژن کے ذمہ داران کا ویژن دوررس اور واضح ہونا لازمی ہے اور اس کے اراکین کو دیانت داری سے اسلامی اقدار کی پاسداری کرتے ہوئے ملک کے لئے ایک ایسی تعلیمی منصوبہ بندی کرنا لازم ہے جو آئندہ بیس سے پچاس سال تک کی ضروریات کو پورا کرے' اور اس بات کا جائزہ لے کہ آئندہ ہمیں کس قسم کے بیرونی اخلاقی بگاڑ کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے' میڈیا' یا کسی اور ذریعہ سے کون کون سی آفات' وبلیات ہماری آئندہ نسلوں کی بربادی کا سامان پیدا کرسکتی ہیں اور ان کا انسداد وسدباب کس طرح ہوسکتا ہے...... تعلیمی نصاب میں کون سے ایسے نئے مضامین شامل کئے جائیں جو ہمارے جیل جدید یا نئی جنریشن کو ملکی ضروریات کے مطابق اور اسلام کی بنیادی تعلیمات سے ہم آہنگ کرکے نکالے۔افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس انداز سے نہ سوچا گیا ہے نہ منصوبہ بندی کی گئی ہے......بس ایک ہی منصوبہ بندی پر زور رہا کہ کم بچے خوشحال گھرانہ......ان کم بچوں کے لئے بھی کوئی ایسا نصاب تعلیم نہیں جو انہیں مسلمان بچے بناتا ہو......زیادہ بچوں والے خاندانوں کو تو ایک لحہ کے لئے ایک طرف رکھتے ہوئے کم بچوں والے خاندانوں کا جائزہ لے لیجئے کیا برگر کلاس کے بچے اچھے مسلمان بچے کہلانے کے لائق ہیں؟ زیادہ بچوں والے خاندانوں میں اگر ماڈرن ایجوکیشن کی سطح بہت بلند نہیں تو اخلاقی قدریں اس قدر پست نہیں کہ بدکاری کو انجوائے منٹ تصور کیا جاتا ہو اور بداخلاقی کو ہنرمندی خیال کیا جاتا ہو......

بنیادی قصور نظام تعلیم وتربیت کا ہے...... ایک نصاب وہ ہے جو صرف صورتاً مہذب بناتا ہے اور ایک وہ جو

☆ اذاکان رب البیت بالدف مولعا..........فشیمۃ اھل البیت کلھم رقص ☆

سیر تا مہذب......مگر افسوس کہ صورت وسیرت دونوں اعتبار سے مہذب بنانے والا نصاب سرکاری سطح پر کہیں رائج نہیں......بعض مدارس میں ہوتو ہو......ایسے میں جائزہ لینے اور ایک ایسا نصاب تیار کرنے کی ضرورت ہے جو ہر سطح، ہر قسم، ہر طبقہ اور ہر شہر وکوچہ کے اسکولوں میں رائج کیا جاسکتا ہو اور جس کی تکمیل پر بچے انسان اور مسلمان بن کر نکلیں......اور ملکی ترقی میں اگر مومنانہ نہیں تو کم از کم مسلمانانہ کردار ہی ادا کرسکیں......

بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی، جو تنظیم اسلامی کانفرنس کا ایک ذیلی ادارہ ہے، اس کی کونسل کا ایک اجلاس ۲۰۰۴ء مین مسقط (عُمان) میں منعقد ہوا تھا اس اجلاس میں کونسل نے 'مناہج تعلیم کی اسلامی تشکیل' کے موضوع پر اکیڈمی کو موصول ہونے والے مقالات سے آگاہی حاصل کی اور اس پر ہونے والی بحثوں کو سنا۔اس کے بعد درج ذیل سفارشات منظور کی تھیں۔

۱۔ مناہج کی اسلامی تشکیل کا عمل اس پر مرکوز ہو کہ طریقہائے تعلیم وتربیت کے مقاصد، مشتملات، اسالیب اور ذرائع اصلاح کو انسان، کائنات اور زندگی کے بارے میں مکمل اور ہمہ گیر اسلامی تصور کے سانچے میں ڈھالا جائے۔اور اس کا مقصد ایسا نیک انسان تیار کرنا ہو جو اپنے دین کی قدروں سے وابستہ اور اسلامی طریقہ کے مطابق زمین میں خلافت اور آبادکاری کی مہم کو انجام دینے پر قادر ہو۔

۲۔ تعلیم وتربیت کے عمل کا مقصد یہ ہو کہ نئی نسل کے ذہنوں میں اسلامی قدریں راسخ ہوجائیں اور وہ اپنی عملی زندگی میں ان پر عمل کرسکیں۔

۳۔ تعلیمی نصاب اور موضوعات کو اسلامی تصور کے سانچے میں ڈھالا جائے اور ان کے مشتملات میں اسلام کو عقیدہ، شریعت اور طریقۂ زندگی کی حیثیت سے نمایاں کیا جائے۔

۴۔ تعلیم وتربیت کے طریقوں اور اسالیب میں اسلامی منہجیت کی جھلک پیدا کی جائے۔

اس سلسلے میں تعلیم کے جدید وسائل وذرائع اور نئی ٹیکنیکس سے استفادہ کیا جائے اور ایسے پروگرام

تیار کیے جائیں جن سے مطلوبہ دائرہ میں اسلامی مقصد پورا ہو۔

۵۔ تعلیم وتربیت کے عمل کی انجام دہی میں اصلاح کے سلسلے میں اسلامی قدروں کو ملحوظ رکھا جائے اور اصلاح کے جدید طریقوں سے استفادہ کیا جائے اور مسلم ممالک کے درمیان مطلوبہ ہم آہنگی پیدا کی جائے اور معلومات کا تبادلہ کیا جائے۔

۶۔ عالم اسلام میں رائج تعلیمی وتربیتی مناہج کی تنقیح کی جائے اور ان کو اس طرح ترقی دی جائے کہ وہ اسلامی اصالت اور معاصرت کے جامع بن جائیں۔ یہ کام بغیر کسی بیرونی دخل اندازی کے ذاتی طور پر کیا جائے۔

۷۔ تعلیم کے تمام مراحل میں عربی زبان کی تعلیم کو عام کیا جائے، اس لیے کہ وہ قرآن وسنت کی زبان ہے۔ اس طرح اسلامی تشخص کی حفاظت ہوگی اور عربی زبان میں محفوظ علمی ورثہ سے تعلق پیدا ہوگا۔

۸۔ مختلف میدانوں میں علوم کو ان اقدار و مفاہیم سے پاک کیا جائے جو اسلامی اصولوں کے لیے اجنبی ہوں۔

۹۔ تعلیم وتربیت کے عمل میں اختراع، جدت، تعمیری تنقید، مباحثہ اور وسطیت کو تقویت دی جائے۔

۱۰۔ کردار، علم ومعرفت اور تربیت کے پہلو سے معلّم تیار کرنے پر توجہ دی جائے۔ اسی طرح ایسی کتابوں کی تیاری پر توجہ دی جائے جو اسلامی اصولوں اور قدروں سے ہم آہنگ ہوں۔

۱۱۔ تمام مسلم ممالک میں بنیادی تعلیم کو لازمی اور مفت کر دیا جائے، تا کہ جہالت کا خاتمہ ہو اور نئی نسل اسلامی اصولوں اور عصری ثقافت سے بہرہ ور ہو۔

۱۲۔ موجودہ تعلیمی نظاموں میں دوئی کو ختم کرنے کے لیے کام کیا جائے، تا کہ تعلیم وتربیت اسلامی

بنیادوں پر ہواور عصری تقاضے اور اختصاص کی ضرورتیں بھی متاثر نہ ہوں، اور طلبہ حال و مستقبل کے چیلنجوں کا سامنا کرنے پر قادر ہوسکیں۔

۱۳۔ اسلامی تربیت کے اصولوں اور بنیادوں پر توجہ دی جائے، تاکہ تعلیمی عمل میں وہی بنیادی رہنما ہواور اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دی جائے، تاکہ طالب علم اسلامی اقدار اور اخلاقیات سے آراستہ ہو۔

۱۴۔ مناہج تعلیم میں ایسی چیزیں شامل کی جائیں جو اسلامی وحدت کو مستحکم کریں اور دنیا کی دیگر اقوام کے ساتھ بقائے باہم کے کلچر کو فروغ دیں۔

افسوس کہ ان جامع ترین تجاویز پر دنیا کے کسی مسلم ملک میں بھی کامل طور پر عمل شروع نہ ہوسکا۔ حکومتی سطح پر جو افراد مؤثر ہیں انہیں اس طرف ضرور توجہ کرنی اور ذمہ داروں کی توجہ مبذول کرانی چاہئے۔ پرائیویٹ طور پر کوئی ایسا تھنک ٹینک بنایا جانا چاہئے جو مناہج کی تشکیل نو کرسکے اور ایسے مدارس قائم کرنے چاہئیں جہاں ان مناہج کو عملاً نافذ کیا جاسکے......تاکہ خالص سیکولر' اور دہشت گردانہ تربیت کی حوصلہ شکنی کی جائے اور معتدل اسلامی اصولوں کے مطابق بچوں کی تربیت ممکن ہو......

......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......

عالم کی فضیلت

فضل العالِم علی العابد کفضل القمر علی سائر الکواکب

(سنن ابو داود و ترمذی)

ایک عالم کو ایک عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے

جیسی کہ چاند کو دوسرے تمام ستاروں پر (حدث شریف)

☆......پس از من گو جہان را آب گیرد......☆